جب رشتہ مشکل ہو جائے

ہر رشتہ میں کبھی نہ کبھی مشکل دن آتے ہیں دو الگ انسان جب ساتھ رہتے ہیں تو کبھی بات بگڑ بھی جاتی ہے ، اور اس میں گھبرانے کی کوئی بات نہیں قرآن نے ایسے وقت کے لیے بھی رہنمائی دی ہے ، اور اس کی شروعات صبر سے ہوتی ہے مرد سے کہا گیا: "اگر وہ تمہیں ناپسند ہو، تو ہو سکتا ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت سی بھلائی رکھ دے"[1] جس بات سے آج دل دکھا ہے ، ہو سکتا ہے اسی رشتے میں اللہ نے کل کے لیے بہت سی خوشی رکھی ہو اس لیے مشکل وقت میں پہلا قدم جلدی کا نہیں، ٹھہر کر سوچنے کا ہے

آپس میں صلح

ٹھ ر کر سوچن ک بعد بات چیت کا راست □□□ قرآن عورت کی طرف س اس بات کو یوں بیان کرتا □□ : "اور اگر کسی عورت کو اپن شوہ ر س بدسلوکی ای ب رخی کا ڈر □ و، تو دونوں پر کوئی گنا ن یں ک آپس میں صلح کر لیں، اور صلح ب تر □□□ "2 یعنی بیوی بھی اپنی پریشانی ک□ سکتی □□ ، اور دونوں مل کر کوئی راست نکال سکت □ ی اس آیت میں آگ ک ا گیا: "اور اگر تم اچھا برتاؤ کرو اور اللہ س ڈرو، تو اللہ تمہ ارے کاموں س □ خوب واقف □□□ "2 صلح میں کبھی کسی کو تھوڑا جھکنا بھی پڑتا □□ ، اور جو اللہ ک لیے جھکتا □□ ، اس کی ی کوشش اللہ ک سامن □□□

کبھی ایسا بھی ہ وتا □□ ک دو لوگ اکیلے بات ن ہیں سلجھا پات□ اس ک لیے قرآن ن ایک ب ت سمجھداری کا طریق بتایا □□ : "اور اگر تمہ یں دونوں ک درمیان جھگڑ کا ڈر □ و، تو ایک فیصل کرن والا مرد ک گھر والوں میں س اور ایک عورت ک گھر والوں میں س بھیجو

اگر ی دونوں صلح چا ی گ تو الل ان دونوں ک درمیان
م الپ پ ادا کر د گا" 3 دونوں طرف س ای ک ای ک سمجھدار
انسان و، وج دونوں کی بات سن اور جس کا مقصد صلح و
اور الل کا وعد ک جب نیت صلح کی و، تو و مدد
کرتا

اگر ساتھ ان ممکن
ن ر

پوری کوشش ک بعد بھی کبھی ساتھ ر ان ممکن ن ی ر
ات ا سالام ن ایس وقت ک لی بھی عزت کا راست
رکھا قرآن ک ات : "تو ای تو بھل طریق س
رکھو، ای اچھ طریق س چھوڑ دو" 4 اور ی بھی ک ا: "اور
ان ی نقصان پ نچان ک لی ن روکو، تاک ان پر
ظلم کرو وج ایسا کر گا، اس ن اپن اوپر ی ظلم کیا
" 5 عورت کو بھی ی حق دیا گیا ک صحیح وج و ت
و الگ ون کی درخواست کر حضرت ثابت بن قیس
کی بیوی نبی ک پاس آئیں اور ک ا: "ا الل ک

رسول، میں ثابت کہ اخلاق ای دین میں کوئی عیب نہیں نکالتی، لیکن میں مسلمان ہوتے ہوئے یہ پسند نہیں کرتی کہ ان کے ساتھ رکر اسلام کے خلاف برتاؤ کر بیٹھوں۔" آپ نے پوچھا: "کیا تم ان کا باغ واپس کر دو گی؟" انہوں نے کہا: "جی ہاں۔" تو آپ نے حضرت ثابت سے فرمایا: "اپنا باغ لے لو اور انہیں ایک طلاق دے دو۔"[6] دیکھیے، اس خاتون نے نہ ان کی برائی کی، نہ کوئی تماشا ہوا نبی نے نہ اس کی بات سنی اور مسئلہ عزت کے ساتھ حل کر دیا۔

ایسے معاملوں کہ اپنے مسائل ہیں، اس لیے فیصلہ خصہ میں نہیں، بلکہ کسی بھروسے مند عالم سے پوچھ کر کیا جائے۔ اور اگر کسی کو مار پیٹ ای کسی نقصان کا سامنا ہو، تو وہ دیر نہ کرے اور اپنے گھر کے بڑے لوگوں ای مدد کرنے والوں سے فوراً بات کرے۔ اور جس وقت رشتے الگ بھی ہو رہے ہوں، اس وقت بھی قرآن یہ کہتا ہے: "اور آپس کی بھلائی کو نہ بھولو۔"[7]

مشکل چاہے جتنی بڑی لگے، اللہ کا یہ وعدہ یاد رہے: "اور جو اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اس کے لیے راستہ نکال دیتا ہے۔"[8] اللہ تعالیٰ ہر گھر کی مشکل آسان کرے، اور

میاں بیوی کو ایک دوسرے کے لیے سکون اور رحمت کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

حوالہ جات: [1] قرآن 4:19، [2] قرآن 4:128، [3] قرآن 4:35، [4] قرآن 2:229، [5] قرآن 2:231، [6] صحیح البخاری 5273، [7] قرآن 2:237، [8] قرآن 65:2۔

Revision #1

Created 2026-11-03 06:58:49 UTC by Danish Nayeem

Updated 2026-11-03 06:58:50 UTC by Danish Nayeem